© rasailojaraid.com

ادبیات

یہ جہاں

شباب وانقلاب کا ایک ورق

جناب نہالؔ سیوہاروی

عشق کی آزمائش ذوقِ سفر ہے یہ جہاں
منزلِ آخری نہیں راہگذر ہے یہ جہاں

نوعِ بشر کا ارتقا، معنیٔ ارتقائے دہر
نوعِ بشر کے ساتھ ساتھ نوعِ دگر ہے یہ جہاں

دیدۂ جہل میں ہیں صرف چند خطوط بام و در
عقل کو ایک صحیفۂ فکر و نظر ہے یہ جہاں

دیکھ بغور حلقۂ شام و سحر کے پائے بند
اور بھی کچھ علاوہ شام و سحر ہے یہ جہاں

بستۂ دورِ صبح و شام ایک نفس نہیں قیام
جادہ بہ جادہ، رہ بہ رہ گرم سفر ہے یہ جہاں

گاہ بہ حسنِ دلفریب، امن و اماں کی اک بہشت
گاہ بہ شکلِ دوزخ فتنہ و شر ہے یہ جہاں

میرے سکوں سے محفلِ کون و مکاں سکوں پذیر
مجھ کو نہ ہو سکوں تو پھر زیر و زبر ہے یہ جہاں

تا بہ فلک ہیں گرم کار کینۂ و جہل کے غبار
فتنۂ حشر ہے بلند، خاک بسر ہے یہ جہاں

پھر بھی دلوں کے قصر ہیں تیرہ و تار العجب!
گرچہ دیارِ انجم و شمس و قمر ہے یہ جہاں

جام اٹھا کہ دہر ہے چشم زدن میں منقلب
پی کہ بقدرِ فرصتِ رقصِ شرر ہے یہ جہاں

ہمتِ دل کا پاس کر، دور ہر اک ہراس کر
دل ہے قوی تو عرصۂ فتح و ظفر ہے یہ جہاں

لافِ کمال تابکے، لا کوئی آیتِ کمال
شانِ ہنروری دکھا، بزمِ ہنر ہے یہ جہاں

دیکھ یہ صبح کا جمال، دیدہ کشا ہو اے نہالؔ
صورتِ تختۂ گلاب تازہ و تر ہے یہ جہاں

© rasailojaraid.com